مغرب: نطفۂ بے تحقیق: تحقیق کی روشنی میں

ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب کی معرکہ آرا نظم ''وہ ایک لڑکی'' عہد حاضر کے بچوں کے جذبات کی بے ساختہ اور بے مثل ترجمانی ہے اس نظم کو پڑھ کر قرآن حکیم اور احادیث میں موجود ان احکامات و ہدایات کی یاد شدت سے آتی ہے جو کہ یتیم، مال یتیم اور احوال یتیم کے بارے میں کثرت سے آئی ہیں رسول اللہؐ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ یتیم کی اچھی پرورش کرنے والا جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہوگا کہ جس طرح دو انگلیاں اور آپ نے اشارہ کرکے بتایا۔ مال یتیم کو کھانے والے مسلمان کو جہنم کی بشارت دی گئی یتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کرنے والی ان عظیم بیوہ عورتوں کے بارے میں بعض علماء ایک عجیب و غریب روایت بیان کرتے ''رسول اللہ جنت میں داخل ہو رہے تھے تو کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ آپؐ نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ پہلے کون داخل ہوا ہے تو جواب ملا کہ یہ اس عورت کے قدموں کی چاپ تھی جس نے شوہر کے انتقال کے بعد عفت و پاک دامنی کی زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے بچوں کی پروش کی اور نکاح ثانی نہ کیا''۔

اسلام امراء خوشحال لوگوں اور قریبی عزیزوں کو یتیموں کی پرورش کا حکم دیتا ہے در اصل یتیم کو یتیم خانے کی ضرورت نہیں ہوتی اسے اس محبت اور چاہت اور پیار کی ضرورت ہوتی ہے جو انسانی رشتوں کو پائیدار کرتا ہے اور ماں باپ کی کمی کے زخم پر مرہم رکھتا ہے۔ یتیم خانے رشتہ داروں کی محبت کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔ معاشرے میں یتیم خانے کھل جانے کا مطلب یہ ہے کہ یتیموں کے رشتہ داروں اور خوشحال لوگوں نے یتیموں کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کردیا ہے۔ یہ نظم صرف یتیم لڑکی کے لئے نہیں ہے ان لڑکیوں کے لئے بھی ہے جن کا کوئی ماں باپ نہیں جنھیں سڑکوں پر لگے ہوئے جھولوں میں ڈال دیا جاتا ہے کہ ایک گناہ عظیم کا ارتکاب کرنے والے دوسرے گناہ عظیم کے ارتکاب سے بچنے کے لئے اس معصوم کلی پر رحم فرماتے ہیں جدیدیت کے فروغ کے ساتھ ہی بے نام بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور ستار ایدھی کے قائم کردہ جھولے کم پڑتے جارہے ہیں ان بچوں کا مستقبل کیا ہوگا ایک اہم سوال ہے۔ تمام جدید معاشروں میں حرامی بچوں کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے، دنیا کی تاریخ میں کبھی اتنے حرامی بچے نہیں پیدا ہوئے جتنے اکیسویں صدی میں پیدا ہوئے، دنیا کی ساڑھے سات ہزار سالہ معلومہ تاریخ میں ۱۷ تہذیبوں کے پیدا ہونے والے کل حرامی بچوں کی تعداد مغرب کے مقابلے میں صفر شمار کی جائے گی۔

ساحل مارچ ۲۰۰۷ء

یتیم لڑکی: وہ ایک لڑکی

وہ ایک لڑکی جو ایک کونے میں
چپ کھڑی تھی
یتیم خانے میں جو پلی تھی
وہ ایک معصوم سی کلی تھی
وہ نرگسی نیم باز آنکھیں
چھپائے دیرینہ راز آنکھیں
ہر ایک جانب سوالی آنکھیں
حسین چہرہ، غزالی آنکھیں
وہ خواب سے خالی، خالی آنکھیں
وہ کس گلستان کی کلی تھی
اندھیری شب میں
کسی بھی سیڑھی پہ چھوڑ کر خود
کسی کبیرہ گناہ کی صورت
گھنے اندھیروں میں
کھو گیا تھا
وہ ممتا کو ترستی باہیں
وہ باپ کی شفقتوں سے محروم
اداس چہرہ، دبی دبی سسکیوں میں
ڈوبی خموش آہیں!
وہ کس سے اپنا قصور پوچھے
وہ کیوں ہے خوشیوں سے دور پوچھے
جوان رعنا حسین لڑکی
یتیم خانے کی روشنی سے نظر بچا کر
اندھیرے کمرے کے ایک کونے میں منہ چھپا کر
وہ رو رہی تھی
یہ اس کے آنسو تھے یا سمندر
میں کون ہوں؟ اے خدائے برتر! وہ اپنی پہچان ڈھونڈتی ہے
یتیم خانے کی سیڑھیوں سے اترتی لڑکی
خزاں رسیدہ درخت سے
جس کا کوئی رشتہ نہیں رہا
اس کلی کی صورت
وہ اب ہوا میں بکھر گئی ہے
کہ جیسے پیاسی ہی مر گئی ہے
وہ کیسی ماں تھی کہ جس نے
یتیم خانے میں جو پلی تھی
جوان رعنا، فرشتوں جیسی
نگاہ اس کی غزال جیسی تھی
چال، پھولوں کی ڈال جیسی
سفید پوشاک زیب تن تھی
نہ شوخ و رنگیں قبال کی حاجت
نہ اس کو زیور کی آرزو تھی
اسے تو بس ایک جستجو تھی
وہ کون ہے؟ اور کون اس کو
یتیم خانے کی سیڑھیوں پر
اس کو جنم دیا تھا؟
کہ زندگی بھر کا غم دیا تھا
وہ ایک لڑکی، اکیلی لڑکی
یتیم خانے میں جو پلی تھی
وہ کس گلستان کی کلی تھی
وہ ماں کی آغوش سے پرے
کس طرح پلی تھی
ادھوری لڑکی
کوئی تو ہوگا، جسے وہ بابا!
پکار کر اپنی تکمیل کرتی
وہ ضد بھی کرتی تو
مسکرا کر گلے لگاتا
کھلونے یا کوئی چیز لاتا، اسے کھلاتا
کبھی ہنساتا، کبھی رلاتا
وہ پھر اسے گود میں لے کے
پیار کرتا، اسے ہنساتا
مگر وہ لڑکی، اکیلی لڑکی
ابھی تلک انتظار میں ہے
وہ ایک ایسی قطار میں ہے
جہاں کبھی کوئی پیار سے
اس کا نام لے کر
خود اس کو اپنا بھی نام دے کر
نہیں پکارے گا پیار سے اس کو
میری بیٹی!